## سوال

ائمہ اربعہ نے اپنی تقلید کولازم قرار نہیں دیا

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بہت سے فقہی مسائل میں علماء اسلام میں اختلاف ہے علماء اسلام سے میری مراد ائمہ اربعہ ہیں تو سوال یہ ہے کہ کیا کسی ایک مذہب سے وابستہ شخص کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ کسی مسئلہ میں کسی دوسرے مذہب کے قول کو جو اس کے مناسب حال ہو اختیار کرے مثلا میرا تعلق ایک ایسے مذہب سے ہے جس میں زینت کے لئے استعمال ہونے والے زیورات میں زکوۃ نہیں ہے جب کہ میں بہت سے علماء دیگر سے یہ سنا ہے کہ ان میں بھی زکوۃ ہے خلاصہ یہ کہ کیا ایک مسلمان کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ ایک مذہب سے وابستہ ہوتے ہوئے کسی مسئلہ میں کسی دوسرے مذہب کی رائے کو اختیار کرلے جب کہ اسے فقہی مسائل کا خاطر خواہ علم ہو۔

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بے شک ایک مسلمان کا مقصود و مطلوب حق ہے ۔ وہ جب بھی حق کو پاتا ہے اس کے مطابق ہی عمل کرتا ہے ائمہ اربعہ نے کسی کو بھی اس بات کا پابند نہیں کیا کہ وہ ہر چیز میں اس کی تقلید کرے انہوں نے صرف یہ بتایا ہے کہ ان کے نزدیک پسندیدہ اور قابل ترجیح قول کون سا ہے اور دوسروں کو انہوں نے حکم یہ دیا ہے کہ اگر دوسروں کے قول میں نہیں حق مل جائے تو اسے لے لیں لہذا کوئی شخص بھی کسی ایک امام کے قول کا پابند نہیں ہے کہ وہ ہر چیز کی تقلید کرے اسی طرح کسی کے لئے یہ بھی جائز نہیں ہے کہ وہ تخفیف یا خواہش کی پیروی میں رخصتوں یا علماء کی لغزشوں یا ان کی غلطیوں کو ڈھونڈتا پھرے اکثر ائمہ جو زیورات میں زکوۃ کے قائل نہیں ہیں انہوں نے اسے استعمال کی اشیا پر قیاس کیا یا بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول آثار سے استدلال کیا ہے جب کہ صحیح اور مرفوع احادیث سے ثابت یہ ہے کہ زیورات میں بھی زکواۃ فرض ہے جو زکوۃ ادا نہ کرے اس کے لئے سخت وعید آئی ہے لہذا یہ دلیل قیاس اور آثار کی نسبت قابل ترجیح ہے یہی وجہ ہے کہ علماء محققین نے اسے اختیار کیا ہے ۔

ہذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

**فتویٰ کمیٹی**

**محدث فتویٰ**